شذرات

ہم نے ماہنامہ **الولی** کے پچھلے شذرات میں عرب۔ اسرائیل مسئلہ پر صراحت سے
ھا تھا کہ امریکا کی طرف سے مشرق وسطیٰ میں مصالحت کی کوشش یا اسرائیل اسٹیٹ
لرف سے اس کے لیے رضامندی، یہ محض صیہونیت کی ایک چال ہے جو وقتی طور پر
ں کو باتوں میں الجھاکر ایک نئی لڑائی کے لیے تیاری کرنا ہے۔ یہ بات امریکا کے
ِ خارجہ کی مصالحت کی کوشش میں ناکامی کی وجہ سے حرف بحرف سچی ثابت ہوئی۔ یہ
ِ طاقت کا دور ہے۔ سامراج کہیں بھی ہو وہ کبھی بالوں سے باز نہیں آتا۔ صیہونیت
سامراج تو اس سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ وہ تو باقاعدہ ایک پرانی سازش، غلط
پیگنڈہ اور متعدد سامراجی قوتوں کی مدد اور اشارے سے وجود میں آیا ہے، جس کا اولین
صد ہے عرب ریاستوں کو آہستہ آہستہ کمزور کرکے ان پر قبضہ جمانا اور ان ریاستوں میں
قدرت نے تیل اور دوسری قیمتی معدنیات کے ذخائر رکھے ہیں ان کو چھیننا۔ اس حالت
ں یہودیوں کا بذریعۂ صلح مقبوضہ عرب علاقوں کو چھوڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اس
لیے تو طاقت کا طاقت سے مقابلہ چاہیے۔ ہمارے خیال میں سب سے بڑی طاقت تو
ب ریاستوں کا باہمی اتحاد ہے، اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان ممالک کو جو تیل اور
سری قیمتی معدنیات سے نوازا ہے جن سے ان کو اربوں کی آمدنی ہو رہی ہے ان تمام ذرائع
یکجا کرکے غاصب صیہونی سامراج کو بزور طاقت ہٹانے میں صرف کریں۔

عرب ریاستوں کو ویٹ نام اور کمبوڈیا کی طویل جنگ آزادی سے سبق سیکھنا چاہیے کہ